من أهم وسائل طلب العلم : الإخلاص لله

للشيخ الدكتور سليمان الرحيلي

وإنَّ مِن أهم وسائلِ تحصيل العلم : الإخلاصُ للهِ عزوجلَّ.

ولا شك أيها الإخوة أنَّ الإخلاصَ للهِ أساس كُلِّ خير. يقولُ النبي : مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ، فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ .

ا فَمَن لم يكن مخلِصاً للهِ يُشَتِّتَ اللهُ عليه أمرهُ ويُفَرِّق عليه أمره فلا يستقر قلبه على شيء، ويجع لله فقره بين عينيه، قال العلماء: فلا يرى إلا فقراً، وإن امتلأت الخزائنُ بالأموال؛ فإن الله قد عاقبه؛ فجعل فقره بين عينيه، فلا ينظر إلا إلى فقر، ولم يأتِه من الدنيا إلا ما كتب الله له، أما من كان مخلصاً لله ؛ فكانت الآخرة نيّته وهَمَّه؛ جمع الله له أمره ؛ فاطمأنَّ قلبه، وارتاحت نفسه، وكان أمرُه مَجْمُوعًا لديه، وجعل الله عَزَّوَجَلَّ غناه في قلبه، فهو يشعر بالغنى في قلبه، وأتته الدنيا وهي راغمة ؛ فرزقه الله عَزَّوَجَلَّ ما شاء أن يرزقه، فلا شك - أيها الإخوة - أن الإخلاص لله من أهم وسائل طلب العلم . (العلم وسائله وثماره ص: ١٨)

طلب علم کے اہم وسائل میں سے: اللہ کے لئے اخلاص ہونا بھی ہے

علم حاصل کرنے کے اہم وسائل میں سے، اللہ عزوجل کے لئے اخلاص ہونا بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، بھائیو، کہ اللہ کے لئے اخلاص ہونا یہ خیر کی اساس اور بنیاد ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ، فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ

جس کی فکر (صرف) دنیا ہی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے امور کو منتشر کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے فقر و فاقہ کو اس کے سامنے رکھ دیتا ہے، اور اسے دنیا میں سے وہی کچھ ملتا ہے جو اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔ اور جس کی (فکر اور) نیت آخرت کی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے (بکھرے) امور کی شیرازہ بندی کر دیتا ہے، اس کے دل میں غنیٰ (بے نیازی) ڈال دیتا ہے، اور دنیا عاجز و گری ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ (ابن ماجه: ٤١٠٥، امام البانی نے صحیح قرار دیا ہے)

لہذا، جو اللہ کے لئے مخلص نہیں ہو گا، اللہ تعالیٰ اس کے امور (و معاملات) کو منتشر کر دے گا، اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے رکھ دے گا۔ علماء کہتے ہیں (اس سے مراد) اسے صرف اپنی فقیری ہی نظر آئے گی، گرچہ اس کے خزانے مال سے بھرے ہوں گے، اس طرح اللہ اسے سزا دے گا کہ اسے آنکھوں کے سامنے اپنی فقیری ہی نظر آئے گی، وہ صرف فقر ہی دیکھے گا، اور دنیا میں سے اس کے پاس اتنا ہی آئے گا جتنا اللہ تعالیٰ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے۔

مگر جو اللہ کے لئے مخلص ہو گا، اور اس کی نیت اور فکر آخرت کے لئے ہو گی، اللہ تعالیٰ اس کے امور کی شیرازہ بندی کر دے گا، اس کا دل مطمئن ہو گا، وہ راحت نفس محسوس کرے گا، اس کے معاملے اس کے پاس جمع رہیں گے، اللہ عزوجل اس کے دل میں (لوگوں سے) بے نیازی ڈال دے گا، لہذا وہ اپنے دل میں غنیٰ محسوس کرے گا، دنیا اس کے پاس گری ہوئی آئے گی، اللہ تعالیٰ اسے جتنا چاہے گا رزق عطا فرمائے گا۔ تو بھائیو، اس میں کوئی شک نہیں کہ اخلاص، علم حاصل کرنے کے اہم وسائل میں سے ہے۔

(العلم وسائله وثماره ، ص١٨)

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد